مشاہدات-817

ابوسعید حنیف احمد محمود-برطانیہ

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

تقریر

خلفاء کے ادوار میں جماعتی ترقیات وفتوحات

(خلافتِ اولیٰ، ثانیہ وثالثہ کے ادوار)

(تقریر نمبر1)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

(النور:56-57)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

سامعین! مجھے آج جماعتِ احمدیہ کی پہلی تین خلافتوں میں جماعتی ترقیات اور فتوحات کا ذکر کرنا ہے۔

27مئی 1908ء کو جماعتِ احمدیہ میں پیشگوئی کے مطابق قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا جو خلافتِ احمدیہ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ جس کے مظہر اول حضرت حکیم مولوی نورالدین ؓخلیفۃ المسیح الاول قرار پائے۔ اِس وقت ہم خلافتِ احمدیہ کے پانچویں دور سے گزر رہے ہیں اور خلافتِ احمدیہ کے ہر دور کے واقعات نے بزبانِ حال یہ گواہی دی ہے کہ ہمیشہ خوف کی حالت کو امن سے تبدیل کیا ہے اور مسلسل فتوحات وترقیات نصیب ہوتی رہی ہیں۔ آج مَیں خلافت احمدیہ کے پانچوں ادوار میں ملنے والی جماعتی ترقیات وتائیدات اور فتوحات آپ سامعین کے سامنے اختصار سے رکھنے جارہا ہوں۔ سب سے پہلے دورِ اوّل یعنی خلافتِ اولیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد 27مئی 1908ء کو جماعتِ احمدیہ نے متفقہ طور پر حضرت حافظ حکیم مولوی نورالدین صاحب بھیرویؓ کو خلیفۃُ المسیح الاول منتخب کیا اور آپؓ کی بیعت کرکے ایک ہاتھ پر پھر جمع ہوگئے اور وہ خطرات جو حضرت مسیح موعودؑ کی وفات سے پیدا ہوئے تھے ان کو خدا تعالیٰ نے دور فرمادیا۔ آپؓ کے بابرکت دورِ خلافت میں جماعت احمدیہ کو کئی پہلوؤں میں تقویت اور ترقی نصیب ہوئی اور استحکامِ خلافت کے لئے مؤثر اقدامات کئے۔ مسجد نور، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر، مسجد اقصیٰ اور نور ہسپتال کی توسیع کا کام بھی آپؓ کے دَور کی یادگار ہے۔ قادیان میں مرکزی لائبریری کی بنیاد پڑی۔ قادیان میں دارالضعفاء کا قیام ہوا۔ باقاعدہ درسُ القرآن کا نظام جاری ہوا۔ جماعتی ترقی میں اٹھوال، ضلع گورداسپور، کا پورا گاؤں احمدی ہوگیا۔ بنگال میں سینکڑوں افراد نے بیعت کرکے جماعتِ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ سرحد اور حیدرآباد دکن کے بااثر طبقے میں جماعت کا اثر ونفوذ بڑھا۔ مالابار میں احمدیت پھیلی۔ ماریشس اور بعض بیرونی ممالک تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ حضرت امام الزماں علیہ السلام کی رحلت کے بعد حضرت خلیفۃُ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے احمدیت کا پیغام دینے کے لئے برطانیہ کو چُنا۔ چنانچہ اس عظیم کام کے لئے حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کو 1913 میں لندن بھجوایا گیا۔ تمکنتِ دین کے حوالے سے مربیان کرام کی تیاری کے سلسلے میں بنیادی کام مدرسہ احمدیہ کی

باقاعدہ طور پر بنیاد رکھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں ہی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شدید خواہش چونکہ دینی مدرسہ کے قیام کی تھی۔ اس لئے مدرسہ تعلیم الاسلام کے علاوہ ایک الگ انتظام کے تحت ایک مدرسہ دینی علوم کے لئے قائم کیا جائے۔ چنانچہ اسی سال جلسہ سالانہ کے ایام میں 26 دسمبر 1908ء کو جماعتوں کی کانفرنس مسجد مبارک قادیان میں منعقد ہوئی جس میں مدرسہ دینیہ کا معاملہ پیش ہوا اور مدرسہ احمدیہ کے قیام پر اتفاق ہوا۔

آپؓ ہی کے بابرکت دور میں حضرت مسیح موعودؑ کی کئی غیر مطبوعہ کتب کی اشاعت ہوئی۔ جماعتی رسائل اور اخبارات کا اجراء بھی ہوا۔ اخبار نور، اخبار الحق، رسالہ احمدی خاتون، اخبار پیغام صلح اور اخبار الفضل۔ ہندوستان میں دعوۃ الی اللہ کے لئے مربوط مساعی شروع ہوئی۔ یہ بابرکت دور 13 مارچ 1914ء تک جاری رہا۔

دورِ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

سامعین! 14 مارچ 1914ء شروع ہونے والا یہ باون سالہ دور ہر قسم کی برکات سمیٹے ہوئے تھا۔ جس پہلو پر بھی نظر اٹھائی جائے، وہ برکتوں اور ترقیات سے معمور نظر آتا ہے۔ اِسی دور میں خوف کے بیشمار وقتوں اور ادوار کو امن میں تبدیل ہوتے دیکھا۔ خواہ وہ وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات سے پیدا شدہ حالات ہوں، خلافت کے سلسلہ میں پیدا ہونے والے فتنے اور مسائل ہوں، غیر مبائعین کے خزانہ خالی کر جانے سے پیدا شدہ کیفیت ہو، مقامی حکومتوں کی پُشت پناہی پر مبنی مخالفت کی آگ ہو، مخالفین اور معاندین کی چلائی گئی تحریکات ہوں، ملک کی تقسیم سے پیدا شدہ مسائل اور ہجرت کا معاملہ ہو، بے آب و گیاہ وادی میں نیا مرکز بسانا ہو، حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خداداد قیادت اور راہنمائی کی بدولت یہ تمام خطرات دیکھتے ہی دیکھتے ہوا بن کر اُڑ گئے اور خدا تعالیٰ بار بار اپنے مؤمنین کی جماعت کے لیے ان خوف کے حالات کو امن میں بدلتا رہا۔ آپؓ کے ذریعہ سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود، ظہور میں آئی اور بعد کے واقعات نے ظاہر کر دیا کہ یہ پیشگوئی حرف بحرف آپؓ کی ذاتِ بابرکات میں پوری ہوئی۔ جس کے بعد جماعت ایک غیر معمولی ترقی کی راہ پر گامزن ہوگئی۔ اِسی بابرکت دور میں جماعت احمدیہ کو لندن میں پہلا خدا کا گھر ”مسجد فضل“ بنانے کی توفیق عطا ہوئی۔ مختلف ممالک میں مربیان کا باقاعدہ نظام بھی آپؓ ہی کے دور میں شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے جاری کردہ درس القرآن کا حلقہ مزید وسیع کر کے خواتین اور مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ درس شروع کیا۔ یہی درس مزید اضافی نوٹس کے ساتھ بعد میں کتابی شکل میں تفسیر کبیر کے نام سے شائع ہوئے۔ جسے کئی غیر از جماعت علماء نے بھی سراہا ہے۔ اس کے علاوہ آپؓ نے قرآنِ کریم کا بامحاورہ اردو زبان میں ترجمہ بھی کیا اور اس کے ساتھ ضروری مقامات پر تفسیری نوٹ بھی لکھے۔ یہ ترجمہ بھی تفسیر صغیر کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ آپؓ ہی کے دور میں جماعت کی بہتر تعلیم و تربیت کے لئے ذیلی تنظیموں کا قیام عمل میں آیا۔

1919ء میں صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جماعتوں میں عہدیداروں کے انتخاب اور ان کی نگرانی کا نظام قائم ہوا۔ تحریک جدید اور وقف جدید کا قیام بھی آپؓ کا ایک عظیم کارنامہ اور کامیابی ہے جو جماعتی ترقیات میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کے شیریں ثمرات رہتی دنیا تک حاصل ہوتے رہیں گے۔ اِنہی دو تحریکات کے باعث آج دنیا میں اسلام کا پیغام اور اشاعت کا کام جاری و ساری ہے۔ آپؓ کے دور کا ایک اور کام جماعتی ترقیات میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے، جو آپ کا احسانِ عظیم بھی ہے وہ ”انتخاب خلافت کمیٹی“ کا قیام ہے۔ جس کے ذریعہ سے آئندہ خلیفہ کے انتخاب کا مرحلہ نہایت آسانی اور خوش اسلوبی سے طے ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔ اِن شاء اللہ اور یوں آپؓ نے ممکنہ خطرات کا بھی قلع قمع کر دیا۔ آپؓ نے اس کے ساتھ یہ خوشخبری بھی عطا فرمائی تھی کہ اگر اس طریق پر خلیفہ منتخب ہوگا تو اگر حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو پارہ پارہ ہو جائیں گی۔ یہ پیشگوئی بعد میں ایک سے زیادہ مرتبہ بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہوئی۔

1922ء سے باقاعدہ ”مجلس مشاورت“ کا آغاز ہوا جس سے جماعتی ترقیات میں تاریخ ساز انقلاب رونما ہوا۔ یہ مجلس شوریٰ اب دنیا کے مختلف ممالک میں منعقد ہونے پر مجالس شوریٰ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ جس میں اس ملک کے آمد و خرچ کے علاوہ جماعتی ترقی کے لئے مشورے بھی کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جماعت میں قائم ذیلی تنظیمیں، مجالس انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ بھی اپنے اپنے ملک میں شوریٰ کا انعقاد کر کے مشورہ جات میں جماعت کے منتخب افراد کو شامل ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہو رہا ہے۔ جماعتی ترقیات میں آپؓ کے کارناموں میں سر فہرست نئے ”مرکز احمدیت ربوہ“ کا قیام بھی ہے۔ یہ ایک تاریخی اور یادگار کارنامہ ہے۔ ایک بے آب و گیاہ وادی کو آباد کرنا اور پھر ایک ایسا مرکز بنانا جہاں سے کُل عالَم میں دعوت الی اللہ کے کام کا نظم و نسق چلایا جائے، صرف آپ ہی کے حوصلے اور ہمت کا کام تھا، جسے خدا تعالیٰ نے نہ صرف قبول کیا بلکہ ایسی برکت بھی عطا فرمائی کہ آج چہار عالَم میں احمدیت کا بول بالا ہو رہا ہے۔ مختلف دینی خدمات کے علاوہ عوام کی عمومی مدد اور

راہنمائی، مثلاً قیامِ پاکستان، کشمیریوں کے حقوق، فلسطین کا مسئلہ، پاکستان کے اندرونی، سماجی، سیاسی اور معاشی مسائل کے حل کے لئے آپ نے بے شمار کام کیا، جن کا جماعت کی ترقی میں بھی ایک نمایاں کارنامہ ہے۔

آپ نے اپنے 52 سالہ دَورِ خلافت میں 100 سے زائد تحریکات جاری فرمائیں۔ 46 ممالک میں احمدیہ مشنوں کا قیام اور 311 مساجد تعمیر ہوئیں۔ 164 مربیان بیرون ممالک گئے، 16 زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ، 24 ممالک میں 74 تعلیمی ادارے، 28 دینی مدارس اور 17 ہسپتالوں کا قیام ہوا۔ 40 کے قریب اخبارات ورسائل جاری ہوئے۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد 225 ہے۔ تفسیر کبیر 10 ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ جماعت پر آپ کا عظیم الشان احسان 1948ء میں مرکزِ احمدیت ربوہ کا قیام ہے۔ تقسیم ہند اور آزادی کشمیر کے موقع پر شاندار ملی خدمات کی توفیق پائی۔ آپ نے اپنی تصنیفات کی صورت میں علمی خزانہ چھوڑا، جو اب انوارالعلوم کے نام سے متعدد جلدوں میں شائع ہو رہا ہے۔ آپؓ کی وفات 8/نومبر 1965ء کو ہوئی۔

دور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد انتخابِ خلافت کمیٹی کے ذریعہ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت احمدیہ کی قیادت سنبھالی، جس سے جماعت کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ 1974ء کے پُر آشوب دور میں پاکستان بھر میں جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات اور ہنگامے شروع ہو گئے، مگر ہر طرح کے ظلم وستم کے باوجود، جن کی جماعت کی گزشتہ تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی، جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اس آزمائش اور امتحان میں بھی کامیاب رہی اور پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی راہنمائی میں سلامتی کے ساتھ اس کا قدم آگے بڑھتا رہا اور جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے آنے والے خلیفہ کے لیے پیشگوئی کے رنگ میں یہ خبر دی تھی کہ **"مَیں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اُس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"** بڑی شان سے پوری ہوئی اور بالآخر وہ حکومت ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی۔ یہ ایک ایسی سازش تھی، جس کے ذریعہ جماعتی ترقیات کا رخ بدلنا مقصود تھا، لیکن خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بجائے ترقی رک جانے کے، پہلے سے کئی گنا زیادہ ترقیات کے دروازے کھلتے چلے گئے اور جماعت کا پیغام تمام دنیا میں بغیر کسی قسم کے خرچ اور کوشش کے بڑی سرعت کے ساتھ پہنچا، جس کے ذریعہ جماعت ترقی کے ایک اور دور میں داخل ہو گئی۔ آپؒ نے قومی اسمبلی میں 52 گھنٹے تک جماعت احمدیہ کا موقف بیان کیا۔

آپؒ کے بابرکت دور میں حضرت مسیح موعودؑ کے کئی عظیم الشان الہامات اور پیشگوئیاں پوری ہوئیں، جو جماعتی ترقی میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جہاں مصلح موعودؓ کی پیشگوئی فرمائی تھی، جو پوری شان وشوکت کے ساتھ پوری ہوئی، وہاں ایک نافلہ موعود کی خبر بھی دی تھی۔ یہ پیشگوئی بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے وجود سے پوری ہوئی اور آپ کے عظیم الشان کارنامے اور جماعتی ترقیات اس پر شاہد ہیں۔ گیمبیا کے احمدی گورنر جنرل مسٹر ایف ایم سنگھاٹے کی درخواست پر حضرت مسیح موعودؑ کے ایک کپڑے کا تبرک انہیں دیا گیا، جس کے ذریعہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کی پیشگوئی ایک رنگ میں پوری ہوئی۔ جماعت احمدیہ کی ترقی میں بادشاہوں اور پُر اثر شخصیات کے داخل ہونے سے ترقیات کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ نومبر 1965ء میں فضل عمر فاؤنڈیشن قائم کی جس کے ذمّے حضرت مصلح موعودؓ کے سرمایہ علم کو یکجا کرنے کا کام سپرد ہوا۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے 1979ء میں فزکس میں نوبیل انعام حاصل کر کے علم اور معرفت میں کمال حاصل کرنے کی پیشگوئی کو ایک رنگ میں پورا فرمایا۔ آپؒ نے اپنے بابرکت دور میں کئی تحریکات جاری فرمائیں جو کامیابی سے ہمکنار ہوئیں اور بعض اب تک بھی جاری وساری ہیں۔ ان تحریکات سے جماعتی ترقیات کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

کچھ وقت تعلیم وتربیت کے لئے وقف کرنے کی خاطر وقف عارضی کی تحریک فرمائی، جس سے ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد نے فائدہ اٹھایا۔ نہ صرف دوسروں کی تربیت بلکہ خود اِس سے اپنی تربیت اور اصلاح کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں جماعت کی دینی تعلیم اور تربیت کا نظام مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ یہ تحریک جماعتی افراد کی تعلیم وتربیت کی ترقیات کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ مبارک اور باثمر تحریک اب انٹرنیشنل تحریک اختیار کر چکی ہے۔ مرکز میں گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر ہوئی اور تفسیر حضرت مسیح موعودؑ کی اشاعت ہوئی۔ آپ کے دَورِ خلافت میں کئی نئے ممالک میں احمدیت کا پیغام پہنچا، بیسیوں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہوئی۔ متعدد زبانوں میں تراجم قرآن ہوئے۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے پہلے مغربی افریقہ کے دورہ پر ”نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم“ کا اجراء فرمایا، جس کے تحت ایک لاکھ پونڈ جمع کرنے کی تحریک فرمائی۔ جس کے تحت ڈاکٹرز اور اساتذہ افریقہ میں ڈسپنسریاں، ہسپتال اور سکولز قائم کر کے اہل افریقہ کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ اس سکیم سے جہاں افریقہ کے عوام نے تعلیم و صحت کے میدان میں ترقی کی منازل طے کرنی شروع کیں، وہاں جماعت کے پیغام کو افریقہ کی سرزمین میں نئے سرے سے منظم کرنا شروع کیا اور اِس سکیم سے جماعتی ترقیات میں بھی بے پناہ ترقیات کا آغاز ہوا۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال مکمل ہونے پر خدا تعالیٰ کے حضور، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے شکر گزاری کے طور پر صد سالہ جوبلی منصوبے کا اعلان فرمایا، جس کے تحت قرآن کریم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی زبانوں میں تراجم، مساجد کی تعمیر، اشاعتِ اسلام کی خاطر لٹریچر اور کتب کی اشاعت، غرباء اور مساکین کے لیے رہائشی منصوبے شامل ہیں۔

آپ کے دور کا اہم واقعہ 1978ء میں لندن میں منعقد ہونے والی ”کسرِ صلیب کانفرنس“ تھی۔ جس میں دنیا بھر سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے علماء نے اپنے تحقیقی اور علمی مقالے پڑھے۔ جس میں حضرت عیسیٰؑ کی صلیب پر سے زندہ اُتارے جانے اور آپؑ کی بعد کی زندگی کے بارے میں مقالے پڑھے گئے۔ اس سے جہاں حضرت عیسیٰؑ پاکیزہ زندگی کے ذکر کے ساتھ آپ کا صلیب سے زندہ بچ جانے کا ذکر کیا اور اس طرح صلیبی عقیدے پر کاری ضرب لگی، وہاں جماعت احمدیہ کی عقائد کی خوب خوب تشہیر ہوئی اور جماعتی ترقیات کا ایک نیا باب شروع ہوا۔

آپ نے بیرونِ ممالک کے سات دورے کئے۔ اسی طرح سپین کے علاقے پیدرو آباد میں ساڑھے سات سو سال کے بعد بیت بشارت کا سنگ بنیاد رکھا جانا بھی آپ ہی کے دور کا ایک اور اہم واقعہ ہے۔ مغرب کے اس ملک، جہاں مسلمانوں نے سینکڑوں سال حکومت کی تھی، وہاں دوبارہ اسلام کا علَم بلند کیا گیا اور اسلام کے خوبصورت چہرے کا دنیائے عیسائیت میں چرچا ہوا اور جماعتی ترقیات میں ایک سنہری باب کو کھولا گیا۔ آپؒ کی معروف کتب میں امن کا پیغام، تعمیر بیتُ اللہ کے 23 مقاصد، قرآنی انوار، اسلام مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر کا ضامن ہے، شامل ہیں۔ آپؒ کے دَورِ خلافت کے آخری جلسہ سالانہ پر حاضری کی تعداد دو لاکھ سے زائد افراد تک پہنچ گئی تھی، جو جماعتی ترقی اور شان و شوکت کا ایک منہ بولا ثبوت ہے۔ یہ بابرکت وجود 17 سال تمام مخلوق کو فیض پہنچا کر بالآخر 8-9 جون 1982ء کی درمیانی شب ہم سے جدا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رہ کر اِس کے فیوض سے مالا مال ہونے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

” اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دینی ہے اور دے رہا ہے۔ خود لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ خلافت کے ساتھ ان کو جوڑتا ہے اور جوڑ رہا ہے ورنہ یہ انسانی بس کی بات نہیں ہے۔ افرادِ جماعت اور خلیفۂ وقت کو ایک ایسے مضبوط بندھن میں باندھنا جس کی مثال ممکن نہ ہو، یہ انسان کے بس کی بات نہیں اور نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل خلافت کے ساتھ جوڑتا ہے جو پہلے احمدی ہیں بلکہ ان کے بھی دل خلافت کے ساتھ جوڑتا ہے کہ جو خود بعد میں شامل ہو رہے ہیں اور بالکل نئے آنے والے ہیں جن کی پوری طرح تربیت بھی نہیں ہے۔ یہ صرف خدا تعالیٰ کا ہی کام ہے۔ وہی اخلاص و وفا بیعت کے بعد لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دکھاتے ہیں۔ وہی اخلاص و وفا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے اور آپ علیہ السلام کے نام پر خلافتِ احمدیہ سے دکھاتے ہیں اور دکھا رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت جس طرح لوگوں نے کی وہ اللہ تعالیٰ کی خالص تائید و نصرت نہیں تھی تو اَور کیا تھا۔ سوائے چند منافق طبع لوگوں کے جو ہر جماعت میں ہوتے ہیں خلافت کے فدائی اور شیدائی بڑھتے چلے گئے اور جو منافق تھے ان کی آپؓ نے اچھی طرح سرزنش کی اور ان کو ان کے مقام پر رکھا۔ ان کو سر اٹھانے کی ہمت نہیں ہوئی۔ پھر خلافتِ ثانیہ کے انتخاب کے وقت انہی مخالفوں کے شور مچانے کے باوجود جو خلافتِ اولیٰ میں منافقت کرتے ہوئے جماعت میں رہ رہے تھے۔ انہوں نے مخالفت کی۔ لیکن جماعت نے باوجود ان لوگوں کے ورغلانے کے، شور مچانے کے، فتنہ اور فساد پیدا کرنے کے حضرت میاں صاحبؓ، حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ کہہ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کر لی اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح تیزی سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ دنیا میں مشن ہاؤس کھلے، مساجد بنیں، لٹریچر کی اشاعت ہوئی۔ وہ کام جن کے کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے آگے بڑھتے رہے۔

پھر خلافتِ ثالثہ میں اللہ تعالیٰ نے باوجود حکومتِ وقت کے بہت سخت حملے کے جماعت کو ترقیات سے نوازا۔ کشکول جماعت کے ہاتھ میں پکڑانے والے خود بُری حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2022ء)

ہم پہ فضلِ خدا ہر قدم پر ہوا
ہم کو حاصل خلافت کا سایہ ہوا
جاوِدانی بہاروں کا موسم کھلا
گلشنِ دین احمد ہے مہکا ہوا
نصرتوں کے نظاروں کے شاہد ہیں ہم
اور عُدُو ہر قدم پر شکستہ ہوا

(بتعاون: چوہدری ناز احمد ناصر۔ برطانیہ)